قرآن مجید ہر درد کی دوااور شفاء

مولانا سید جمال عباس سرسوی

خلاصہ

شِفاء کامطلب ہے صحت و تندرستی جس کی ضد بیماری ہے۔ بیماری، ہر طرح کی ہو سکتی ہے جیسے جسمانی، روحانی، معنوی، انفرادی، سماجی وغیرہ ۔ اس بنا پر شفاء کا مفہوم عام ہے جو تمام تکلیفوں سے چھٹکارے کو شامل ہے۔ نتیجتاً قرآن حکیم، ہر درد کی دوا اور شفاء ہے۔زیر نظر مضمون میں اسی لحاظ سے قرآنی علاج اور شِفاء پر تحقیق کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: قرآن کریم، شفاء، علاج، بیماری، جسمانی، روحانی، اخلاقی، دینی و اعتقادی۔

مقدمہ

صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ ساتھ انسان، ہمیشہ مختلف جسمانی اور روحانی بیماریوں کا شکار رہاہے۔ سرد و گرم زمانہ، موسمی تبدیلی اور حالات کے رد و بدل کی وجہ سے یہ کائنات کے نظام کا حصہ اور طبیعت و فطرت کے عین مطابق و موافق ہے۔اسی لئے خالق علیم اور رب کریم نے ان بیماریوں کا علاج بھی بتایاہے اور شفایابی کے راستوں کی راہنمائی بھی کی ہے۔

علاج اور شفایابی کے کثیر راستوں میں سے، قرآن حکیم کو بھی شِفاء کے طور پر متعارف کرایا گیاہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

ترجمہ: اور ہم قرآن میں وہ سب کچھ نازل کررہے ہیں جو صاحبان ایمان کے لئے شفااور رحمت ہے[۱]۔

❖

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ۔

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) مومنین کے لئے ہدایت اور شفاء ہے[۲]۔

❖

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

ترجمہ: ایہاالناس! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفاء کا سامان اور ہدایت اور صاحبانِ ایمان کے لئے رحمت قرآن آچکا ہے[۳]۔

اس آخری آیہ مبارکہ میں غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے شفاء ہونے کی خصوصیت کا ذکر کرنے سے پہلے مَوْعِظَةٌ مِن رَبِّكُمْ کے ذریعہ اس کی توصیف فرمائی ہے، جو اس حقیقت کی طرف لطیف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قرآن حکیم، دل کی بیماریوں سے اسی وقت شفاء دلا سکتا ہے جب اس کے مواعظ پر عمل کیا جائے اور تفکر و تعقل، معرفت اور ایمان باللہ کے ساتھ بندگی کی راہ طے کی جائے۔

احادیث و روایات میں بھی قرآن حکیم کے شفاء ہونے کا ذکر بکثرت آیا ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں:

۱-سورہ اسراء، آیت ۸۲

۲-سورہ فصلت، آیت ۴۴

۳-سورہ یونس، آیت ۵۷

”فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلامؐ نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا: من لم یستشف بالقرآن فلا شفاہ اللہ۔ جو قرآن حکیم سے شفاء حاصل نہیں کرے گا، اللہ اسے شفاء نہیں عطا کرے گا[۱]“۔

امیر المومنینؑ نے یہ بھی فرمایا:

و استَشفُوا بِنُورِہِ فَاِنَّہُ شِفاءُ الصُّدور۔

ترجمہ: نور قرآن سے شفاء حاصل کرو اس لئے کہ وہ دلوں کی شفاء ہے[۲]۔

ذیل میں شِفاء کے معنی کی وضاحت کے ساتھ، انسان کے جسمانی، روحانی، اخلاقی اور دینی و اعتقادی امراض کے قرآنی علاج کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور قرآن حکیم کے شِفاء ہونے پر مختصر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

شِفاء سے مراد

شِفاء کا مطلب ہے صحت و تندرستی اور شفاء یابی کا مطلب ہے بیماری سے نجات[۳]۔ لغوی اعتبار سے شِفاء، کسی بھی چیز کا وہ آخری حصہ ہے جو تباہ ہونے یا نجات پانے والی ہے؛ لہٰذا مریض کی شفایابی کا مطلب، عافیت، بیماری سے نجات پانا اور صحت یاب ہونا ہے۔ اس لحاظ سے قرآن حکیم کے شِفاء ہونے کا مطلب، مادی اور معنوی انحطاط و زوال سے نجات ہے جو ہدایت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے[۴]۔ شِفاء کی ضد بیماری ہے؛ بیماری، ہر طرح کی ہوسکتی ہے جیسے جسمانی، روحانی، انفرادی، سماجی وغیرہ؛ اس بنا پر شفاء کا مفہوم عام ہے جو تمام تکلیفوں سے چھٹکارے کو شامل ہے۔ نتیجتاً قرآن حکیم، ہر درد کی دوا اور شفاء ہے۔

۱- جاراللہ، زمخشری، الکشّاف عن حقائق التنزیل (ج ۲) ص۶۸۹

۲- نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۰

۳- سید علی اکبر، قرشی، قاموس قرآن (ج ۴) ص ۵۸

۴- راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ص۴۵۹، ذیل واژہ شفاء؛ سید حسن مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن، ذیل واژہ شفاء

قرآن حکیم کے شِفاء ہونے کی وجہ تسمیہ

ابوالفتوح رازی، قرآن کے شِفاء ہونے کی وجہ تسمیہ کی وضاحت میں اس طرح رقمطراز ہیں :

۱۔ قرآن، نبی اکرمؐ کی نبوت اورآپ کی صداقت و حقانیت کا ثبوت ہے، جس کے ذریعہ لوگ گمراہی اور ضلالت کی سر گردانی سے نجات پاتے ہیں، جیسا کہ مریض بیماری سے شِفاء حاصل کرتا ہے۔

۲۔ قرآن واضح و روشن دلیلیں پیش کرتا ہے ،شک و شبہات دور کرتا ہے اور علم ویقین کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۳۔قرآن سے متبرک ہونے کی صورت میں یہ بات قطعاً محال و ناممکن نہیں ہے کہ لوگ اپنی جسمانی بیماری کی شفاء اس سے طلب کریں؛ کیونکہ اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور سورہ حمد کے ناموں میں سے ایک نام الشفاء ہے[۱]۔

قرآن حکیم کے شِفاء ہونے کی وضاحت

قرآن حکیم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی کے بیمار ہونے اور پھر اس کا علاج کرنے کا انتظار نہیں کرتا، بلکہ پیشگی روک تھام کے ذریعہ لوگوں کو بیماریوں میں مبتلا ہونے سے بھی بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ بیماری سے خبردار کرتا ہے۔ اگر کوئی اس مرحلہ پر اس کی تنبیہ کو سنجیدگی سے نہیں لیتا اور غلط کام کر کے بیمار ہو جاتا ہے تو قرآن حکیم ، مریض کا علاج اور بیماری سے نجات کا طریقہ بتاتا ہے اور بیماری سے چھٹکارا دلاتا ہے۔اس طرح قرآن حکیم ،انسان کی تمام جسمانی، روحانی ،دینی ، اعتقادی اور اخلاقی بیماریوں کا علاج کرتا ہے۔

۱۔ ابوالفتوح رازی،روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القران (ج ۱۲) ص ۲۷۶

جسمانی بیماریوں کا علاج

حالانکہ قرآن حکیم کے نزول کا بنیادی مقصد،افراد بشر اور سماج و معاشرہ کی رہنمائی، تعلیم و تربیت اور لوگوں کو کمال تک پہنچانا ہے لہٰذا یہ بات قرآن کریم کے مقام و منزلت کے شایان شان نہیں ہے کہ اس کو ایک طبّی اور حفظان صحت کی کتاب کے طور پر پیش کیا جائے لیکن احادیث و روایات، مطالعات اور بہت سے تجربات کے مطابق، قرآن پڑھنے، اس سے متبرک ہونے اور اس پر عمل کرنے کے اثرات میں سے ایک، جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے؛ جیسا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"آنکھ میں تکلیف کے وقت، اللہ تعالیٰ سے شفاء پانے کے یقین کے ساتھ، آیت الکرسی کی تلاوت کرنے سے شفاء ملے گی انشاء اللہ[1]۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ:

"امام حسینؑ بیمار ہوگئے، بی بی فاطمہ زہرا(س) آپ کو لیکر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دعائے صحت کی درخواست کی۔ جبریل نازل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! ایک پیالہ پانی لیں اور اس میں چالیس مرتبہ سورہ حمد دم کر کے شہزادے پر چھڑک دیں، اللہ شفاء عطا کرے گا۔ حضورؐ نے ایسا ہی کیا اور امام حسینؑ بحکم الٰہی صحتیاب ہوگئے"[2]۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے:

القرآن هو الدواء۔ ترجمہ: قرآن دوا ہے[3]۔

بعض ماہرین نفسیات نے قرآنی آیات پر اپنی تحقیق کے نتیجہ میں لکھا ہے کہ قرآن حکیم سننے سے حاملہ عورتوں کے درد زہ کی شدت میں کمی ہو جاتی ہے[4]۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء، درد کو

۱- سید مہدی حجازی و ہمکاران، درر الاخبار، ص ۶۳۴

۲- درر الاخبار، ص ۶۳۷

۳- روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القران، ج ۱۲، ص ۲۷۶

۴- فریدہ، محسن زادہ و منیر السادات، حسینی، تاثیر قرآن در درمان بیماری‌ہا، مروری بر مطالعات، نشریہ اسلام و سلامت، ص ۲۵

برداشت کرنے کے لئے قرآن پڑھا کرتے تھے۔ منقول ہے کہ مرحوم آیت اللہ العظمی سید احمد خوانساری کو ایک بیماری کی وجہ سے آپریشن کی ضرورت تھی، سرجری شروع ہونے سے پہلے جب ڈاکٹروں نے انہیں بے ہوش کرنا چاہا تو آپ نے اجازت نہیں دی اور کہا: جب میں سورہ مبارکہ انعام کی تلاوت میں مصروف ہو جاؤں تو آپ سرجری شروع کر دیں، ایسا ہی ہوا اور سرجری مکمل ہونے تک سورہ انعام کی تلاوت بھی اختتام کو پہنچی[۱]۔

البتہ بسااوقات اللہ سبحانہ و تعالی بغیر کسی ظاہری وجہ اور سبب کے، ایک خاص معجزہ کے طور پر، مردہ کو زندہ کر دیتا ہے یا لاعلاج مریض کو شفاء دے دیتا ہے، وغیرہ؛ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے معجزات ایسے ہی تھے[۲]۔

ان معجزوں اور اللہ تعالی کی خاص کرامتوں کے علاوہ جو کہ بہت محدود ہیں، کسی بیماری کے علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس جانے کے بجائے، فقط کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن کریم پڑھنا اور صرف دعا کر کے شفایابی کی توقع رکھنا، بے سود ہی نہیں انتہائی بے عقلی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے دو بنیادی طریقے رکھے ہیں، جن میں ظاہری اسباب اور باطنی ذرائع دونوں شامل ہیں لہٰذا جسمانی امراض کے علاج میں نہ صرف ظاہری اسباب سے مطمئن ہونا چاہیے اور نہ فقط باطنی اسباب کے بھروسے، ظاہری اسباب کو نظر انداز کرنا چاہئے بلکہ دونوں ذرائع استعمال کرنا ضروری ہیں، کیونکہ اللہ نے شفاء کو ظاہری ذرائع میں بھی رکھا ہے اور معنوی و روحانی اسباب بھی جسمانی علاج کے اہم طریقوں میں سے ایک ہیں۔

جیسا کہ حضرت یونس کے علاج میں ظاہری اور باطنی دونوں اسباب استعمال ہوئے: آپ کی دعا، توبہ اور استغفار[۳] کے ساتھ ساتھ، اللہ تعالی نے کدو کے ذریعہ آپ کی بیماری کا علاج کیا[۴]۔

۱- سید نعمت اللہ، حسینی، مردان علم در میدان عمل (ج ۴) ص ۱۸۸و۱۸۹

۲- سورہ آل عمران، آیت ۴۹

۳- سورہ انبیاء، آیت ۸۷و۸۸

۴- سورہ صافات، آیت ۱۳۹تا۱۴۶

روحانی امراض اور اخلاقی بیماریوں کا علاج

آج کا انسان بہت کچھ پاس ہونے کے باوجود بے چین نظر آتا ہے، ٹینشن اور تناؤ نے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، سب کو سکون و اطمینان اور ہر درد سے چھٹکارے کی تلاش ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم میں، انسان کی تمام روحانی اور اخلاقی بیماریوں کا علاج اور اس کے لئے شفاء کا نسخہ موجود ہے۔ یعنی قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل کرنے سے انسان کو روحانی سکون اور اخلاقی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

عین ممکن ہے انسان، جسمانی طور پر صحیح و سالم ہو لیکن روحانی اور اخلاقی امراض میں مبتلا ہو۔ مثال کے طور پر، نفسیاتی بیماری جیسے غرور یا تکبر کا علاج، دواخانہ سے دوا لے کر نہیں کیا جا سکتا، یعنی میڈیکل کی دوائیوں سے اس کے تکبر کو عاجزی میں نہیں بدلا جا سکتا۔ اسی طرح ایک سخت دل شخص کو انجکشن لگا کر یا گولیاں کھلا کر، مہربان، نرم دل اور ہمدرد انسان، نہیں بنایا جا سکتا۔ اخلاقی امراض کے علاج کا طریقہ الگ ہے[۱]۔

قرآن حکیم نے انسان کے اندر روحانی امراض کی موجودگی[۲] کے بیان کے ساتھ خود کو دلوں کی بیماریوں سے شفاء[۳] کے طور پر پیش کیا ہے۔ گویا دلوں کی بیماری کو شفاء دینا یا قرآنی تعبیر کے مطابق جو سینے میں ہے اسے شفاء دینے سے مراد، بخل، کینہ، لالچ، بغض، حسد، بزدلی، شرک، منافقت اور اس طرح کی تمام روحانی و اخلاقی امراض اور معنوی آلودگیوں سے چھٹکارا اور علاج ہے[۴]۔

مثلاً حسد، اخلاقی امراض کی ایک مثال ہے۔ اس بیماری کو ختم کرنے کے لئے قرآن مجید نے اس کے متعدد برے اثرات کی طرف اشارہ کر کے اسے جڑ سے ختم کر دینے کا انتظام کیا ہے۔ حسد کے بعض

۱- مرتضی، مطہری، مجموعہ آثار (ج ۲۳) ص ۱۰۲

۲- فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ - ترجمہ: ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے (سورہ بقرہ، آیت ۱۰)

۳- وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ - ترجمہ: اور دلوں کی شفا کا سامان ہے۔ (سورہ یونس، آیت ۵۷)

۴- ناصر مکارم شیرازی و ہمکاران، تفسیر نمونہ (ج ۸) ص ۳۱۸

برے اثرات یہ ہیں: دین میں اختلاف، پیغمبرِ اسلام پر ایمان لانے میں کترانا، حق کا انکار، سازشیں، جھوٹ، شرارت و شیطنت، ظلم، قتل، کفر، ندامت و پشیمانی وغیرہ[۱]۔

حسد سے بچنے کا ایک راستہ، فضل الٰہی کی درخواست، خدا کی نعمتوں سے استفادہ اور عطایائے الٰہی کی تقسیم ہے۔ چنانچہ آیہ کریمہ:

وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ[۲]۔

کے ذیل میں آلوسی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دوسروں کے مال پر اعضاء وجوارح کے ذریعہ تجاوز کرنے سے منع کرنے کے بعد اس آیہ مبارکہ میں حسد کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے مال پر نگاہ رکھنے سے روکا ہے[۳]۔

ایک حاسد شخص بعض اوقات تباہی کے اس مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ دوسروں کو تھوڑا نقصان پہنچانے کے لئے خود کو زیادہ نقصان پہنچانے پر تیار ہو جاتا ہے[۴]۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک حاسد شخص، ایک غلام خرید کر اسے اس شرط پر آزاد کرنے اور ساتھ میں بہت سا نقد سرمایہ دینے پر بضد تھا کہ غلام آدھی رات کو پڑوسی کی چھت پر اسے قتل کردے، غلام نے حیرت سے پوچھا: آخر کیوں؟ ارباب نے کہا: کیونکہ یہ پڑوسی ہر چیز میں مجھ سے آگے ہے، میں حسد کی آگ میں جل رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میرے قتل کے الزام میں اسے قید کر دیا جائے۔ غلام نے قبول کر لیا اور آقا کا سر قلم کر کے نقد سرمایہ لے کر چلا گیا۔ خبر ہر طرف پھیل گئی۔ پڑوسی کو جیل ہوگئی، لیکن سب یہ کہہ رہے تھے کہ اگر وہ قاتل ہوتا تو اپنے گھر کی چھت پر ایسا نہ کرتا؛ کچھ تو بات ہے؟ غلام کے ضمیر نے اسے جھنجوڑا، اور اس نے حکومت وقت کے پاس جا کر سب سچ بتادیا۔ قاضی نے مقتول کے غلام اور پڑوسی دونوں کو آزاد کر دیا[۵]۔

۱- اکبر ہاشمی، رفسنجانی و محققان مرکز فرہنگ و معارف قرآن، فرہنگ قرآن (ج ۱۰) ص ۵۵۴

۲- ترجمہ: اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ (سورہ نساء، آیت ۳۲)

۳- محمود بن عبداللہ، آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم (ج ۴) ص ۲۸

۴- مجموعہ آثار، ج ۲۳، ص ۱۰۴

۵- ایضاً، ص ۱۰۵

قرآنی تعلیمات کو نظر انداز کرنا، اللہ تعالیٰ نے دوسروں کو جو کچھ دیا ہے اس پر نظر رکھنا اور اس پر حسد کرنا، انسان کو ایک ایسے بھنور میں گرفتار کر دیتا ہے جو اس کی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔

اخلاقی بیماریوں کے لئے قرآن کریم کے شفاء بخش احکام

اخلاقی بیماریوں کے علاج کے لیے قرآن حکیم میں بہت سے شفاء بخش احکام موجود ہیں، منجملہ:

۱۔ ذہنی دباؤ اور نفسیاتی بیماریوں کو کم کرنے کے لئے صبر کا حکم[1]؛

۲۔ سکون واطمینان کے لئے خدا پر بھروسہ کرنے اور توکل کا حکم[2]؛

۳۔ عبادات، خصوصاً نماز اور روزہ کا حکم[3]؛

۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔
ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۵۳)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے (سورہ آل عمران: آیت ۲۰۰)

۲۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۔ترجمہ: اللہ پر توکل کرو، اللہ ہی وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔ (سورہ احزاب: آیت ۳)؛
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ۔ترجمہ: پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔ (سورہ آل عمران: آیت ۱۵۹)

۳۔ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ۔ترجمہ: صبر اور نماز سے مدد لو۔ (سورہ بقرہ: آیت ۴۵)
إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۔ترجمہ: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ (سورہ طہٰ: آیت ۱۴)

دینی واعتقادی امراض کا علاج

قرآن حکیم کی شفاء کا سب سے اہم حصہ، دینی واعتقادی امراض کا علاج ہے۔ قرآن مجید سب سے پہلے انہیں بیماریوں کے علاج کی غرض سے نازل ہوا ہے تاکہ لوگ شرک، کفر اور تاریکی سے توحید، اسلام اور نورانیت کی طرف رہنمائی حاصل کر سکیں۔ جیسا کہ مولاامام علیؑ نے فرمایا:

فَاسْتَشْفُوهُ مِنْ أَدْوَائِكُمْ وَاسْتَعِينُوا بِهِ عَلَى لَأْوَائِكُمْ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ أَكْبَرِ الدَّاءِ وَهُوَ الْكُفْرُ وَ النِّفَاقُ وَ الْغَيُّ وَ الضَّلَالُ۔

ترجمہ: شفاء اور اپنی بیماریوں کا علاج قرآن مجید سے حاصل کرو اور مشکلات میں اس سے مدد مانگو، کیونکہ قرآن حکیم میں کفر، نفاق، ضلالت وگمراہی جیسی سب سے بڑی بیماریوں کا علاج ہے[1]۔

قرآن مجید نے بھی اپنا ہدف و مقصد، بنی نوع انسان کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں، بت پرستی کی تاریکیوں سے خدا پرستی کے نور کی طرف اور ظالم و طاغوت کی پیروی کے اندھیروں سے ولایت کے اجالے کی طرف راہنمائی بتایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔؛[2]

ترجمہ: وہی وہ ہے جو اپنے بندے پر کھلی ہوئی نشانیاں نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کرلے آئے اور اللہ تمہارے حال پر یقینا مہربان و رحم کرنے والا ہے۔

مفسرین کے نزدیک، تاریکیوں سے کفر کی تاریکی اور نور سے نور ایمانی مراد ہے جو قرآنی ہدایت، فضل الٰہی اور توفیق پروردگار سے حاصل ہوتا ہے اور یہی ایمان، انسان کو قعر جہنم سے قرب الٰہی تک پہنچاتا ہے۔

۱- نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۶

۲-سورہ حدید، آیت ۹

قرآنی تعلیمات کفر، گمراہی اور جہالت کے اندھیروں کو چیر کر انسانی روح میں ایمان اور علم کا سورج روشن کرتی ہیں[۱]۔

مولائے متقیان، حضرت علیؑ نے صاحبان تقویٰ مومنین اور قرآن کے شفا بخش ہونے کو یوں بیان کیا ہے:

أَمَّا اللَّيْلَ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُونَهَا تَرْتِيلًا يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَ يَسْتَثِيرُونَ بِهِ دَوَاءَ دَائِهِمْ فَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعاً وَ تَطَلَّعَتْ نُفُوسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقاً وَ ظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ وَ ظَنُّوا أَنَّ زَفِيرَ جَهَنَّمَ وَ شَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ۔

ترجمہ: اہل تقویٰ، راتوں کو نماز پڑھتے ہیں، غور و فکر اور ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، قرآن سے اپنے دکھ اور درد کی دوا تلاش کرتے ہیں۔ جب کوئی ایسی آیت ان کے سامنے آتی ہے جس میں تشویق و ترغیب اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو شوق و ذوق کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسے پانے کی بے تابی سے رغبت رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جنت کی نعمتیں ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب کسی ایسی آیت سے گذرتے ہیں جس میں خدا کا خوف ہو، تو دل سے اسے سنتے ہیں گویا جہنم کے شعلوں اور ان کے آپس میں ٹکرانے کی آواز ان کے کانوں میں گونج رہی ہے[۲]۔

دینی و اعتقادی امراض کے علاج میں قرآن کا کردار اس تاریخی واقعہ میں خوب نمایاں ہے:

۱۔ فضل بن حسن طبرسی، مجمع البیان فی تفسیر القرآن (ج ۹) ص ۳۴۹؛ تفسیر نمونہ (ج ۲۳) ص ۳۱۸

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۹۳

مصعب بن عمیر کو رسول اللہؐ نے اسد بن زرارہ کی درخواست پر مدینہ بھیجا۔انہوں نے یثرب کے سرداروں اور رہنماؤں کو اسلام کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا۔ ایک دن وہ ایک باغ میں داخل ہوئے جہاں پہلے سے ہی کچھ مسلمان موجود تھے۔ بنی عبداللہ قبیلہ کے سرداروں میں سے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر بھی وہیں موجود تھے۔ سعد بن معاذ نے اسید سے کہا کہ تلوار نکالو اور ان دونوں سے کہو کہ اسلام کی تبلیغ کرنا چھوڑ دیں، اپنی باتوں سے ہمارے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ نہ دیں کیونکہ اسد بن زرارہ میرا خالہ زاد بھائی ہے، مجھے ننگی تلوار سے اس کا سامنا کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ غصہ سے لال پیلے چہرے اور ننگی تلوار کے ساتھ اسید نے ان دونوں کا راستہ روک لیا اور انتہائی سخت لہجہ میں اپنی بات ان کے سامنے رکھی۔

مصعب بن عمیر نے اسید سے کہا: کیا ہم ایک لمحہ کے لئے بیٹھ کر آپس میں بات کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کو ہماری بات ناگوار خاطر لگے تو ہم جس راستے سے آئے ہیں اسی راستے سے لوٹ جائیں گے۔ اسید نے کہا: ٹھیک ہے، اس نے اپنی تلوار نیام میں رکھ لی اور ایک لمحہ کے لیے بیٹھ گیا۔

مصعب نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کی۔ قرآن کی روشن حقیقت، اس کی دلکشی، جاذبیت، مٹھاس اور مصعب کے انداز بیان کی طاقت سے بے بس وہ کہنے لگا: مسلمان ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ دونوں نے کہا: اللہ کی وحدانیت کی گواہی دو، اپنے بدن اور کپڑوں کو دھو کر نماز پڑھو۔ اسید نے وہاں پر موجود پانی کے تالاب میں غسل کیا، اپنے کپڑے دھوئے اور شہادتین پڑھیں، اور سعد کے پاس جا کر سارا ماجرا بتایا کہ کیا ہوا تھا۔ اب سعد بن معاذ خود، غصہ کے عالم میں، ان دونوں کو تبلیغ سے روکنے اور جان سے مار دینے کے لئے آگے بڑھے مگر وہ بھی مصعب کی مضبوط اور پختہ دلیلوں کے سامنے ٹک نہ سکے اور بالآخر مسلمان ہوگئے۔ نتیجتاً زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ پورے قبیلہ نے رسول اللہؐ کو دیکھے بنا ہی اسلام قبول کرلیا اور سب کے سب توحید کے محافظوں اور مدافعین میں شامل ہوگئے[1]۔

۱۔ موسیٰ کریمی، داستان قرآنی، تاثیرات شگرف قرآن کریم، مجلّہ بشارت، ص۴۱

نتیجہ

بہر حال قرآن حکیم، انسان کی تمام جسمانی، روحانی، معنوی، دینی، اعتقادی اور اخلاقی بیماریوں کا علاج کرتا ہے: جہالت کو علم سے، شک کو یقین سے، غم کو سکون سے، خوف اور گھبراہٹ کو امید سے اور مستقبل کی فکر کو عزم واستقامت سے دور کرتا ہے۔ مؤمن کو قرآن کی شفاء بخش روشنی کی بدولت، مقام ولایت تک رسائی ہو جاتی ہے اور ولایت کے مرتبہ پر پہونچ کر انسان ہر غم سے نجات پالیتا ہے[۱]:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ اولیائے خدا پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ محزون اور رنجیدہ ہوتے ہیں[۲]۔

۱- عبد اللہ، جوادی آملی، تفسیر موضوعی قرآن کریم (ج۱) ص ۲۳۶

۲- سورہ یونس، آیت ۶۲

منابع و مآخذ

قرآن کریم

نہج البلاغہ

- ابوالفتوح رازی، **روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القران**، آستان قدس رضوی، بنیاد پژوہش ہای اسلامی، مشہد، ۱۳۶٦ش
- اکبر ہاشمی رفسنجانی، **فرہنگ قرآن**، انتشارات بوستان کتاب، قم، ۱۳۸۳ش
- جاراللہ زمخشری، **الکشّاف عن حقائق التنزیل**، انتشارات دار إحیاالتُراث العربی، بیروت
- جوادی آملی، **تفسیر موضوعی قرآن کریم**، نشر اسراء، قم
- حسن مصطفوی، **التحقیق فی کلمات القرآن**، مرکز نشر آثار علامہ مصطفوی، تہران، ۱۳۸۵ش
- راغب اصفہانی، **المفردات فی غریب القرآن**، دار العلم، بیروت، ۱۴۱۲ق
- علی اکبر قرشی، **قاموس قرآن**، دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ۱۳۷۱ش
- فضل بن حسن طبرسی، **مجمع البیان فی تفسیر القرآن**، تحقیق و تصحیح فضل اللہ یزدی طباطبایی، انتشارات ناصر خسرو، تہران، ۱۳۷۲ش
- کاظم موسوی بجنوردی، **دایرۃ المعارف بزرگ اسلامی**، مرکز دایرۃ المعارف بزرگ اسلامی، تہران، ۱۳۶۹ش
- محمد باقر مجلسی، **بحار الانوار**، مؤسسہ الوفاء، بیروت، ۱۴۰۴ق
- محمد رضا روستا، **شفاخانہ قرآن**، انتشارات مہتاب، ۱۳۷۹ش
- محمود بن عبداللہ آلوسی، **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ق
- مرتضی مطہری، **مجموعہ آثار**، انتشارات صدرا، تہران، ۱۳۷٦ش
- مرتضی مطہری، **سیری در سیرہ نبوی**، انتشارات صدرا، قم، ۱۳۸٦ش
- مہدی حجازی، علی رضا حجازی، **درر الاخبار**، دفتر مطالعات تاریخ و معارف اسلامی، قم ۱۴۱۹ق
- ناصر مکارم شیرازی و ہمکاران، **تفسیر نمونہ**، دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ۱۳۷۴ش
- نعمت اللہ حسینی، **مردان علم در میدان عمل**، دفتر انتشارات اسلامی، قم، ۱۳۷۱ش
- ہاشم بحرانی، **البرہان فی تفسیر القرآن**، دار الہادی، بیروت، ۱۴۱۲ق